روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون ۴۲۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۶/۴۱ | ہفتہ ۱۶- ذوالحجہ ۱۴۱۱ھ، ۲۹- احسان ۱۳۷۰ہش، ۲۹- جون ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۴۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس دُعا کے نتیجے میں گھروں کے نقشے بدل جائیں گے

(اولاد کو آنکھوں کی ٹھنڈک بننے کی دعا کے بارہ میں فرمایا)

"اس دعا سے غفلت کے نتیجے میں مَیں سمجھتا ہوں بہت سے گھر بے وجہ مصیبتوں اور آزمائشوں میں مبتلا ہیں سنجیدگی سے ہر وہ خاوند اور ہر وہ بیوی جو اپنے لئے یہ دعا کرتی ہے اُن کو مَیں یقین دلاتا ہوں کہ اس دعا کے نتیجے میں ان کے گھر کے نقشے بدل جائیں گے اور ساری جماعت کا معاشرہ پاکیزہ ہو جائے گا۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"سب صاحبان متوجہ ہو کر سنیں۔ مَیں اپنی جماعت اور خود اپنی ذات اور اپنے نفس کے لئے یہی چاہتا اور پسند کرتا ہوں کہ ظاہری قیل و قال جو لیکچروں میں ہوتی ہے۔ اُس کو ہی پسند نہ کیا جاوے اور ساری غرض و غایت آکر اُس پر ہی نہ ٹھہر جائے کہ بولنے والا کیسی جادو بھری تقریر کر رہا ہے۔ الفاظ میں کیسا زور ہے۔ مَیں اس بات پر راضی نہیں ہوتا، مَیں تو یہی پسند کرتا ہوں اور نہ بناوٹ اور تکلّف سے بلکہ میری طبیعت اور فطرت کا ہی یہی اقتضا ہے کہ جو کام ہو اللہ کے لئے ہو جو بات ہو۔ خدا کے واسطے ہو۔ اگر اللہ کی رضا اور اُس کے احکام کی تعمیل میرا مقصد نہ ہوتا۔ تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ مجھے تقریریں کرنی اور وعظ سُنانا تو ایک طرف، مَیں تو ہمیشہ خلوت ہی کو پسند کرتا ہوں اور تنہائی میں وہ لذّت پاتا ہوں جس کو بیان نہیں کر سکتا، مگر کیا کروں بنی نوع کی ہمدردی کھینچ کھینچ کر باہر لے آتی ہے۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۶۵)

خدا تعالیٰ سے تعلق بڑھاؤ اور اپنے ایمانوں کو کامل کرنے کی کوشش کرو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیّدنا حضرت فضلِ عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

"سچی دوستی اور محبّت اور کامل ایمان کا پتہ مصیبت کے وقت ہی لگتا ہے۔ مصیبت کے وقت ساتھ دینے والے ہی سچے دوست ہوتے ہیں۔ آرام کے وقت میں تو ہر ایک دوست بن جاتا ہے۔ پس تمہیں بھی چاہیئے کہ ہر ابتلاء کے وقت تم دیکھو کہ آیا ہمارے ایمان تو ڈگمگا نہیں گئے۔ اگر تمہارے ایمانوں کو ذرّہ ذرّہ سی مصیبتوں اور ابتلاؤں کے وقت میں پھسل جانے کا ڈر ہے تو تم خدا تعالیٰ سے تعلق بڑھاؤ اور اپنے ایمانوں کو کامل کرنے کی کوشش کرو۔ کامل ایمان اسی شخص کا ہے جو ابتلاء اور مصیبت کے وقت اپنے ایمان میں ذرا جنبش نہیں دیکھتا۔ سچے تعلق اور رشتہ کا پتہ تو اسی وقت لگتا ہے جب کہ مصیبت آئے ورنہ آرام اور آسائش میں بد معاش اور شریر بھی خدا تعالیٰ سے بڑی عقیدت اور تعلق ظاہر کرتے ہیں۔ مگر ان کے تعلق اور محبّت اور کامل ایمان کا تو اسی وقت پتہ لگتا ہے جبکہ مصیبت اور ابتلاء آئے۔ اس آیت میں فرمایا کہ جس کا تعلق خدا تعالیٰ سے ایسا کمزور ہے وہ تو گھاٹے میں ہے۔ وہ کبھی کامیاب اور مظفر و منصور نہیں ہو سکتا۔ پس ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اپنے اندر ایسے ایمان پیدا کریں اور ذرّہ ذرّہ سی باتوں پر ابتلاء کا لفظ استعمال نہ کیا کریں۔ اگر روٹی نہ ملی تو کہہ دیا کہ ابتلاء آ گیا یا کوئی اور چھوٹی سی تکلیف آ گئی تو کہہ دیا ابتلاء آ گیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کے وقت میں تو تلوار چلتی تھی اور ابتلاء کا لفظ بھی زبان پر نہ لاتے تھے۔ تم اپنے حوصلوں کو وسیع کرو۔ ایسے کامل ایمان کے لوگ بھی خدا کے فضل و کرم سے ہماری جماعت میں موجود ہیں جن سے بیویاں چھن گئیں۔ مکانات چھن گئے۔ عزتیں جاتی رہیں۔ بچوں کو سکولوں سے روک دیا گیا اور طرح طرح کی اذیتیں ان کو دی گئیں۔ مگر انہوں نے کبھی ابتلاء کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ دیکھو شاہزادہ عبداللطیف صاحب کو کیسی تکالیف دی گئیں مگر انہوں نے کبھی اس بات کا اظہار نہیں کیا کہ مجھے ابتلاء پیش آیا ہے۔ جو شخص شہزادہ عبداللطیف کے واقعات کو پیشِ نظر رکھے گا وہ ضرور فائدہ اٹھائے گا۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کے متعلق ابتلاء کا لفظ استعمال کیا ہے لیکن جانتے ہو وہ کیا ابتلاء تھا۔ آپ کے ابتلاؤں میں سے ایک تو ظاہر ہے یہ تھا کہ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ اپنے بچہ کو ہاتھ سے قتل کر دیں۔ لیکن وہ بغیر کسی عذر کے ایسا کرنے پر تیار ہو گئے۔ آخر اللہ تعالیٰ کے بڑے بڑے انعامات کے وارث ہوئے۔ پس ذرا ذرا سی باتوں پر ابتلاء کا لفظ بولنا ایمان کی کمزوری کا ثبوت ہے۔ بہت کم ہیں جنہیں ابتلاء آتے ہیں۔ ابتلاء کوئی چھوٹا سا لفظ نہیں۔ ابتلاء تو ایمان کی آزمائش کے لئے ہوتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰- دسمبر ۱۹۱۵ء)

فضلِ عمر ہسپتال میں نرسنگ کی تربیّت

"فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں میٹرک پاس طلبہ اور طالبات کو تین سال کے لئے نرسنگ کی تربیت دینے کا انتظام موجود ہے۔ دورانِ تربیت ۴۰۰/- روپے ماہوار وظیفہ کے علاوہ محدود سٹوڈنٹ نرسز کے لئے رہائش کی سہولت بھی فراہم کی جاتی ہے۔ اور ٹریننگ کے اختتام پر ہسپتال میں سٹاف نرس کے طور پر بھرتی کر لیا جاتا ہے۔

خدمتِ دین کا شوق رکھنے والے طلبہ اور طالبات اپنی درخواستیں نقول سرٹیفکیٹس امیر صاحب / صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ ۸- جولائی تک بھجوا دیں اور مورخہ ۹- جولائی ۱۹۹۱ء بروز منگل دوپہر ایک بجے دفتر ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال میں انٹرویو کے لئے تشریف لائیں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۸۔ احسان ۱۳۷۰ ہش ۲۸۔ جون ۱۹۹۱ء

خدا تعالیٰ کے محبوب

دنیا میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو خدا سے محبت کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے خدا بھی ان سے محبت کرتا ہو لیکن یہ یقینی بات نہیں۔ کیونکہ خدا جانے ان کا خدا کا تصور کیسا ہے جس سے وہ محبت کرتے ہیں۔ وہ خدا کی صفات کے متعلق کیا کچھ جانتے ہیں جن کو سامنے رکھ کر وہ محبت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ممکن ہے ان کا تصور غلط ہو۔ ممکن ہے وہ صفات کا صحیح اندازہ نہ لگا رہے ہوں۔ اور اگر اس کے مطابق خدا سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں تو گو وہ اپنے تصور کے خدا سے تو محبت کرتے ہی ہونگے۔ لیکن حقیقی خدا سے انکی محبت غیر متحقق ہوگی۔ اور اگر حقیقی خدا سے محبت نہیں ہوگی تو یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ وہ خدا سے محبت نہیں کرتے۔ خدا کے غیر کو خدا سمجھ کر اس سے محبت کرتے ہیں۔ اور ایسی محبت ان کے کام نہیں آ سکتی۔

کچھ لوگ دنیا میں ایسے ہیں جن سے خدا محبت کرتا ہے۔ اور چونکہ یہاں خدا سے مراد دراصل خدا ہی ہے۔ اور وہ خدا مراد ہے جس نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اس کی کُنہہ کو جانتا ہے۔ اسکی ضروریات سے واقف ہے۔ اس کے دل کی گہرائیوں تک اس سے کوئی بات پوشیدہ نہیں۔ اور جب وہ اس سے محبت کرتا ہے تو سب عوامل اس کے سامنے ہیں اسکی محبت کبھی غلط نہیں ہو سکتی وہ غلط قسم کے کسی شخص سے محبت کا اظہار نہیں کرتا۔ اس لئے کہا جا سکتا ہے اور یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ یہ محبت سچی ہے اور پھل پھول لانے والی ہے۔ اس کا نتیجہ نکلے گا اور درست نتیجہ نکلے گا۔ یوں ہوگا کہ گویا خدا نے انسان کا ہاتھ پکڑ لیا ہے۔ اور وہ اسے اپنے ساتھ ساتھ اور اپنی رضا کے مطابق چلا رہا ہے اور اسکی حفاظت کر رہا ہے۔ اس پر کسی کو ہاتھ اٹھانے نہیں دیتا۔ اس کی کسی بات کو غلط نہیں ہونے دیتا۔ اور اسے کامیاب و کامران کرتا ہے۔ یہی اسکی محبت کا تقاضا ہے اور ایسا ہی وہ کرتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:

"یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب کوئی شخص کسی سے محبت کرتا ہو اور محبت بھی ایسی جیسے کوئی اپنی اولاد سے کرتا ہے اور ایک دوسرا شخص بار بار کہے کہ یہ شخص مر جائے یا اسکی نسبت اور اس قسم کی دلآزاری کی باتیں کہے اور اُسے تکلیف دے تو وہ شخص ایسی باتوں سے کیونکر خوش ہو سکتا ہے اور وہ باپ جس کے بچے کیلئے کوئی شخص بد دعائیں کر رہا ہو یا دیگر رنجیدہ کلمات اسکے بچے کی نسبت استعمال کر رہا ہو ایسے شخص سے کب محبت کر سکتا ہے۔ اسی طرح اولیاء اللہ بھی اطفال اللہ کا رنگ رکھتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے جسمانی بلوغ کا چولا اتارا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی آغوشِ رحمت میں پرورش پاتے ہیں وہ خود ان کا متولّی۔ متکفّل اور ان کیلئے غیرت رکھنے والا ہوتا ہے۔ جب کوئی شخص (خواہ وہ کیسا ہی نماز روزہ رکھنے والا ہو) انکی مخالفت کرتا ہے اور ان کے دُکھ دینے پر کمربستہ ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی غیرت جوش مارتی ہے اور انکی مخالفت کرنے والوں پر اس کا غضب بھڑکتا ہے۔ اس لئے کہ انہوں نے اس کے ایک محبوب کو دُکھ دینا چاہا ہے۔"

خدا کرے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جائیں۔ اور ساری دنیا کے شر سے محفوظ ہو جائیں۔

یہ مانا کام میں شام و سحر مصروف رہتے ہو
حقائق سامنے رکھ کر کرو جو کام کرنا ہے
کبھی کذب و ریا کو پھولتے پھلتے نہیں دیکھا
حقائق سے پرے ہٹ کر بن آئی موت مرنا ہے

ابوالاقبال

جیتی ہوں جانے کس طرح؟ کس اعتبار میں
اس روگ کا علاج نہیں اختیار میں

تُو شام تک تو ساتھ تھا۔ بس اتنا یاد ہے
پھر رات پڑ گئی تھی ترے اس دیار میں

سُورج بھی روز ڈھونڈتا ہے تجھ کو آجکل
اور چاند جاگتا ہے ترے انتظار میں

اب تیرے ساتھ نامہ و پیغام بھی نہیں
اِک ملگجی سی شام ہے جشنِ بہار میں

زنجیر ہر قدم پہ ہے ہر سوچ میں گھٹن
گردن تلک پھنسی ہوں غمِ روزگار میں

کچھ اس طرح سے تُو نے پکارا ہے مُجھ کو آج
ردّ و قبول دونوں نہیں اختیار میں

پردیس جا کے تجھ سے ملوں غیر کی طرح
اتنی سکت نہیں ہے دلِ بے قرار میں

دو چار دن کی بات نہیں اب تو یوں لگے
اِک عمر کاٹنی ہے ترے انتظار میں

مَیں معترف ہوں آج کہ اک بات کہہ سکوں
اِک پیار کی کرن ہے دلِ داغدار میں

کھُل کے برس نہ پائی۔ کبھی بھی گھٹائے دل
موتی چھپا لئے نگہِ آب دار نے

تو بھی چلا گیا ہے چلے جا رہے ہیں لوگ
عظمت پڑی ہوئی ہے مگر کوئے یار میں

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت بے مثال داعی الی اللہ

داعی کے معنی بلانے والا ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا کی قوموں کو برابری اور مساوات کی ایک ہی سطح پر لا کھڑا کیا اور خدا کے پیغام کی منادی کا سب کو یکساں مستحق قرار دیا۔ ارشاد ربانی ہے کہ اے رسولؐ! جو تیری طرف اتارا گیا اس کو اوروں تک پہنچا۔

پیغام الٰہی سچائی کا ایک بہتا چشمہ ہے جو آہستہ آہستہ قدرتی رفتار سے پہلے اپنی قریب کی زمینوں کو بھر آگے، پھر اس سے آگے سیراب کرتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ زمین کے کناروں تک پہنچ جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ میں رہ کر مکہ اور اس کے آس پاس کے لوگوں کو پیغام حق پہنچایا۔ حج کے موسم میں عرب کے ایک ایک قبیلہ کے پاس جا کر دعوت الی اللہ دی۔ اسی زمانہ میں یمن اور حبشہ تک آپ کی آواز پہنچ گئی۔ مدینہ منورہ آنے تو قریش کے خلاف اسی لئے تلوار اٹھانا پڑی کہ دین حق کو تبلیغ کی پُرامن فضا میسر آسکے۔ چھ برس کی جنگ و جدل کے بعد حدیبیہ میں قریش نے دینِ حق کے اس مطالبہ کو تسلیم کیا اور پیغام حق پہنچانے کی آزادی عطا کردی۔ قرآن نے اس روحانی فتح کو فتح مبین قرار دیا۔ اس کے بعد عرب اور بیرونِ عرب واعظ، قاصد اور مبلغ بھیجے گئے۔

دنیا کے امراء و سلاطین کو دعوت الی اللہ کے خطوط تحریر کئے گئے اور عربوں کے علاوہ دیلم، ایران، حبشہ اور روم کے طالبین ایمان لائے۔ مشرکینِ عرب، یہود عیسائی اور پارسی سب نے آپ کے زمانہ ہی میں آپ کے نور سے روشنی حاصل کی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبلیغ کا جو طریق اپنایا خدا تعالیٰ نے خود قرآن پاک میں اس کی نشاندہی فرمائی۔ فرمایا

"اپنے پروردگار کی طرف لوگوں کو دانائی اور عمدہ نصیحت کے ذریعہ بلا اور ان سے مناظرہ خوش آئند طریق سے کر۔" (نحل)

یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ جب ہم کسی کو اپنے مطمح نظر کا حامی بنانا چاہتے ہیں تو عموماً تین طریقے استعمال کرتے ہیں اس بات کے ثبوت اور تائید میں قابل قبول دلائل پیش کرتے ہیں اسے مخلصانہ نصیحت کرتے ہیں اور مؤثر پیرائے میں نیک و بد میں تمیز کراتے ہیں۔ یا پھر اس کے دلائل کو رد کر کے ٹھوس انداز میں اسے قائل کرتے ہیں گویا حکمت، موعظہ حسنہ اور جدال بطریقِ احسن اپناتے ہیں اور خدا تعالیٰ نے بھی پیغام حق پہنچانے کے یہی تین طریقے بتائے ہیں اور مخالف کے ساتھ نرمی کی پُرزور ہدایت کی ہے کیونکہ جب تک محبت و شفقت کا برتاؤ نہیں کیا جائے گا دوسرے کو اپنی طرف متوجہ نہیں کیا جا سکتا۔ اگر لہجے میں سختی ہوگی تو دوسرا برانگیختہ ہو کر بددل ہو جائے گا اور ہماری بات سننے کا روادار نہیں ہوگا۔ پیار ہی وہ واحد ہتھیار ہے جس سے دلوں کو مسخر کیا جا سکتا ہے۔

رسولِ خدا پیار کا مجسمہ تھے۔ جنگِ احد میں آپؐ کے دو دانت شہید ہو گئے، خود کی کڑیاں کنپٹی میں جا گھسیں، رخِ انور سے خون بہنے لگا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان شقی اور ظالموں کے لئے بددعا کیجئے۔ تو اس تکلیف میں جب کہ جنگ ہو رہی تھی۔ مخالفانہ جذبات کا انتہا پر ہونا لازمی تھا، پھر بھی آپؐ نے فرمایا کہ

"میں لعنت کرنے کے لئے نہیں بھیجا گیا۔ مجھے تو خدا کی طرف بلانے والا، اور سراپا رحمت بنایا گیا ہے۔ اے خدا میری قوم کو ہدایت فرما کیونکہ وہ نہیں جانتے۔"

دینِ حق نے اپنی جنگ تیغ کی نوک سے نہیں، استدلال اور فہم و تدبر سے جیتی ہے۔ اس نے اپنی تعلیم کے ساتھ اپنی تعلیم کی خوبی و مصلحت و حکمت خود ظاہر کی۔ اور بار بار مخالفوں کو آیاتِ الٰہی میں غور و فکر کی ہدایت دی۔ فرمایا۔

"تاکہ جو ہلاک ہو وہ دلیل کے ساتھ ہلاک ہو۔ اور جو جیتا رہے وہ دلیل کے ساتھ جیئے۔ اور اللہ ہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔ (انفال)

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"دین میں کوئی زبردستی نہیں۔ ہدایت گمراہی سے الگ ہو چکی۔ (البقرہ)

مذہب کا اوّلین جزو ایمان ہے۔ ایمان یقین کا ہی نام ہے اور دنیا کی کوئی طاقت کسی کے دل میں رتی برابر یقین بھی بزور پیدا نہیں کر سکتی بلکہ تیز سے تیز تلوار کی نوک بھی کسی لوحِ دل پر یقین کا کوئی حرف نقش نہیں کر سکتی۔ رسول کا کام خدا کا پیغام پہنچانا ہے۔ زبردستی منوانا نہیں۔ فرمایا:۔

"اے پیغمبر! تو تو صرف نصیحت کرنے والا ہے تو ان پر داروغہ بنا کر نہیں بھیجا گیا۔" (غاشیہ)

ہاں حق کی حمایت اور باطل کی شکست کے لئے لڑنا عبادت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی مجبوراً لڑنا پڑا مگر محض مظلوموں کی حمایت، جلاوطنوں کے حق دلانے، حج کا راستہ کھولنے اور عقیدہ کی آزادی حاصل کرنے کے لئے جہاد کیا جاتا تھا۔ ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان پر ہتھیار اٹھانے کی سخت ممانعت تھی بلکہ اسے کفر کا موجب سمجھا جاتا تھا کفار کو مسلمانوں کا یہ طرزِ عمل معلوم تھا۔ اکثر لڑائیوں میں جب مشرک حملہ آور اپنی کمزوری محسوس کرتا تھا، تو اپنی جان بچانے کے لئے کلمہ پڑھ دیتا تھا اور ایک بپھرے ہوئے مسلمان کو مجبوراً اپنے غصے پر قابو پانا پڑتا تھا۔

حضرت اسامہ بن زیدؓ آپ کے بڑے چہیتے خادم تھے وہ ایک فوجی دستہ کے سپہ سالار بنا کر ایک لڑائی میں بھیجے گئے جب گھمسان کا رن پڑا تو ایک کافر ان کی زد میں آگیا۔ انہوں نے حملہ کا قصد کیا تو اُس نے کلمہ کے الفاظ پڑھے مگر اسامہ نے اسے اپنی جان بچانے کی چال سمجھ کر نیزے سے ہلاک کر ڈالا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہوا تو سخت تکلیف سے فرمایا۔ "اے اسامہ! کیا تم نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا۔" پھر برابر فرماتے رہے۔ "اے اسامہ تم قیامت کے روز اس کا کیا جواب دو گے جب اس کا کلمہ تمہارے سامنے پیش کیا جائے گا حضرت اسامہ کہتے ہیں کہ مجھے اتنی ندامت محسوس ہوئی کہ میں نے دل میں آرزو کی کاش میں آج ہی مسلمان ہوا ہوتا۔

نشر و اشاعت کا سب سے مقدم اور اصلی سبب معجزہ قرآنی تھا۔ قرآن پاک دعویٰ اور دلیل دونوں کا مجموعہ ہے۔ اور وہی اس مذہب کا صحیفہ ہے۔ اس کی اشاعت کے لئے جہاد کی ضرورت تھی۔ مگر اس جہاد کا ہتھیار لوہے کی تلوار نہیں بلکہ قرآن کی تلوار تھی، جس کی ضرب کی روک خود اور سپر سے بھی ممکن نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو اسی تلوار سے جہاد کا حکم دیا۔ فرمایا:۔

"اے پیغمبر منکروں کا کہا نہ مان اور اس قرآن سے ان کے ساتھ بڑے زور سے جہاد کر۔" (فرقان)

اس پیغام الٰہی کے زمین پر اترنے کی غرض ہی یہ تھی کہ خدا کے بھولے ہوئے بندوں کو ان کا [illegible] یاد دلایا جائے۔ فرمایا:۔

"اے پیغمبر ان کو جو میری دھمکی سے ڈرتے ہوں، قرآن کے ذریعے سے یاد دلاؤ۔" (ق)

یہی قرآن دینِ حق کی طاقت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اصلی ہتھیار تھا۔ جس کی کاٹ نے کبھی خطا نہ کی۔ اور جو بے انتہاء مؤثر طریقہ سے عقائد و معارف و اخلاق کی "تلقین" کرتا تھا۔ تمام بڑے بڑے رؤسائے قبائل، بڑے بڑے شعراء اور خطباء سن کر ہی ایمان لائے۔

حضرت عمرؓ کس ارادے سے چلے تھے۔ لیکن جب قرآن مجید کی آیتیں سنیں تو کانپ اٹھے اور ایمان لے آئے۔ عتبہ جو رئیسِ قریش اور علوم عرب کا ماہر تھا، جب اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آکر کہا کہ تم نبوت کی دعوت سے باز آجاؤ۔ ہم تمہارے لئے سب کچھ مہیا کر دیتے ہیں تو آپ نے سورۃ حٰم کی ابتدائی آیتیں پڑھیں، جب یہ آیت آئی کہ "اگر وہ منہ پھیریں تو کہدے کہ میں تم کو اس کڑک سے ڈراتا ہوں جو عاد و ثمود کی کڑک کی طرح ہے۔" تو عتبہ نے بیتاب ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور کہا۔ خدا کے لئے بس تم کو قرابت کی قسم دلاتا ہوں۔ پھر واپس جا کر قریش سے کہا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کلام پیش کرتے ہیں۔ وہ نہ تو شعر ہے نہ جادو ہے۔ اور نہ کہانت بلکہ کوئی اور ہی شئے ہے۔

حضرت ابوذر نے جا کر کلام سنا اور واپس آئے تو آدھا قبیلہ اسی وقت مسلمان ہو گیا۔ بلاشبہ قرآن کریم فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے معجزہ ہے۔ لیکن اس کا اعجاز جس قدر عبارت و انشاء میں ہے۔ اس سے کہیں زیادہ معانی و مطالب میں ہے۔

نشر و اشاعت کا دوسرا بڑا معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ تمام محاسنِ اخلاق یعنی رفق، ملاطفت، حسنِ معاملت، جود و سخا، عدم تشدد، عفو، درگزر وغیرہ تھے جنہوں نے آپ کو انسانِ کامل بنا کر بشریت سے بالاتر مخلوق بنا ڈالا تھا۔ بڑی سے بڑی انسانیت اور پاک سے پاک زندگی کا جو تخیل ایک انسان کے ذہن میں آ سکتا تھا۔ آپ کی زندگی اس سے بھی بدرجہا بالاتر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ارفع تھی۔ زندگی کا یہی اعجاز تھا جس سے ظہورِ نبوّت سے پہلے ہی آپؐ نے امین کا خطاب حاصل کر لیا تھا۔ اور یہ معجزہ تسخیرِ قلوب کے لئے ہی عطا ہؤا تھا۔ قرآن مجید اس نکتہ کو خود واضح کرتا ہے کہ:-

"اے محمدؐ! اگر تم درشت خُو اور سخت دل ہوتے تو لوگ تمہارے پاس سے چل دیتے۔" (آل عمران)

آپؐ کی یہی معجزانہ کشش تھی۔ جو لوگوں کو کھینچ کر دینِ حق میں داخل کرتی تھی اور کفّار کے جاہلانہ شکوک و اوہام کو دم بھر میں مٹا دیتی تھی۔ ایک شخص نے آپؐ سے بہت سی بکریاں مانگیں جو آپؐ نے اسے دے دیں۔ اس پر آپؐ کی فیاضی کا اس قدر اثر ہؤا کہ اپنے قبیلے میں جا کر لوگوں سے کہا "لوگو! مسلمان ہو جاؤ۔ کیونکہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلّم) اس قدر دیتے ہیں کہ ان کو خود اپنے تنگ دست ہونے کا مطلق خوف نہیں ہوتا۔"

ہندہ خاندانِ نبوّت کی قدیم ترین دشمن تھی۔ جنگ اُحد میں حضرت حمزہؓ کے شکم کو اسی نے چاک کیا تھا۔ اسی نے آپ کا جگر نکال کر چبایا تھا۔ اسی نے بعض شہیدوں کا مُثلہ کروایا تھا۔ وہ فتح مکہ میں بھیس بدل کر آپ کی خدمت میں دینِ حق قبول کرنے کے لئے حاضر ہوئی تھی اور گستاخی سے اب بھی باز نہیں آئی تھی لیکن دربارِ رسالت میں پہنچ کر آپؐ کے حُسنِ خُلق سے اس قدر متاثر ہوئی کہ بے اختیار بول اٹھی۔ یارسول اللہ! سطحِ زمین پر آپ کے گھرانے سے زیادہ کوئی گھرانہ مجھے مبغوض نہ تھا۔ لیکن آج آپؐ کے گھرانے سے زیادہ کوئی گھرانہ مجھے محبوب نہیں۔

نبی کے امتیاز و شناخت کا ذریعہ صرف اس کا اخلاق ہی نہیں۔ اس کی زبان کا ایک ایک حرف اس کی معصوم شکل و صورت اور اس کی ایک ایک ادا اعجاز اور سراپا اعجاز ہوتی ہے۔ آپؐ کی صداقت سے لبریز تقریر کا ایک ایک حرف دل میں اُتر جاتا تھا۔

آپؐ کے رضاعی باپ حارث جب مکّہ میں تشریف لائے تو قریش نے کہا کچھ سُنا ہے تمہارا بیٹا کہتا ہے کہ لوگ مر کر پھر زندہ ہوں گے۔ انہوں نے آپؐ سے کہا بیٹا یہ کیا کہتے ہو۔ آپؐ نے نہایت زور دار لہجے میں فرمایا "ہاں اگر وہ دن آیا تو آپ کا ہاتھ پکڑ کر بتادوں گا کہ جو کچھ میں کہتا تھا سچ تھا۔" ان پر اس بات کا اتنا اثر ہؤا کہ وہ کہا کرتے تھے کہ اگر میرا بیٹا ہاتھ پکڑے گا تو جنّت میں پہنچا کر ہی چھوڑے گا۔

انسان کا چہرہ حقیقت کا آئینہ دار ہے۔ آپؐ کی ایک ایک ادا صداقت اور معصومیت کا پیکر تھی۔ آپؐ کی شکل نہایت پُر جلال تھی۔ چہرہ پُر نور تھا آواز پُر رعب تھی اور ان تمام چیزوں کا مجموعی اثر پیغمبرانہ اعجاز کے ساتھ دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا تھا حضرت عبداللہ بن سلام آپؐ کے چہرہ مبارک کو دیکھ کر اتنے متاثر ہوئے کہ بے اختیار بول اٹھے۔ "یہ چہرہ جھوٹے آدمی کا نہیں ہو سکتا۔"

بارگاہِ نبوّت میں پہنچتے ہی یہ اثر آنکھوں کی راہ سے دل میں اُتر جاتا تھا۔ ابو رافع قریش کی جانب سے قاصد بن کر آپؐ کی خدمت میں آئے تھے مگر جونہی چہرۂ اقدس پہ نگاہ پڑی، ہزار جان سے شیدا ہو گئے۔ ایمان لائے اور آپؐ کی غلامی کو فخر سمجھا۔

جب قریشِ مکّہ کے ایک وفد کے احتجاج پر حضرت ابو طالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو بلا کر کہا:-

"میں تجھے خیر خواہی کی راہ سے کہتا ہوں کہ اپنی زبان کو تھام۔ اور دشنام دہی سے باز آجا۔ ورنہ میں قوم کے مقابلہ کی تاب نہیں رکھتا۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے جواباً فرمایا:-

"یہ دشنام دہی نہیں ہے بلکہ اسی کام کے لئے تو میں بھیجا گیا ہوں۔ اگر اس سے مجھے مرنا درپیش ہے تو میں بخوشی اپنے لئے اس موت کو قبول کرتا ہوں، میری زندگی اسی راہ میں وقف ہے۔ میں موت کے ڈر سے اظہارِ حق سے رُک نہیں سکتا۔ بخدا اگر میں اس راہ میں مارا جاؤں تو چاہتا ہوں کہ بار بار زندہ ہو کر ہمیشہ اسی راہ میں مرتا رہوں۔ مجھے اسی میں لذّت ملتی ہے۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم تقریر فرما رہے تھے اور چہرہ پر سچائی اور نورانیت سے بھری ہوئی رقت نمایاں ہو رہی تھی۔ ابو طالب حق کی اس روشنی کو دیکھ کر آبدیدہ ہو گئے۔ اور بولے کہ میں تیری اس اعلیٰ کیفیت سے بے خبر تھا تو اور ہی رنگ میں، اور ہی شان میں ہے۔ جا اپنے کام میں لگا رہ۔ جب تک میں زندہ ہوں، جہاں تک میری طاقت ہے میں تیرا ساتھ دوں گا۔

دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے بے شمار نشان قبولیتِ دُعا کے ظاہر ہوئے اور بہت سی سعید روحیں جن میں حضرت عمر فاروقؓ سرفہرست ہیں۔ آپؐ کی دُعاؤں کی برکت سے ہی داخلِ دینِ حق ہوئے۔

اسی طرح معجزات و نشانات کو بھی ایک بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ جس کے نتیجہ میں کثرت سے سعید روحیں آپؐ کے قدموں میں آگئیں۔ کسریٰ کی ہلاکت اس سلسلہ کی اہم مثال ہے۔ "نور القرآنؒ" سے ایک اقتباس پیش ہے:۔

"ایک خبیث اور پلید دل بادشاہ کسریٰ ایران کے فرمانروا نے غصّہ میں آکر آپ کے پکڑنے کے لئے سپاہی بھیج دیئے۔ وہ شام کے قریب پہنچے اور کہا کہ ہمیں گرفتاری کا حکم ہے۔ آپؐ نے اس بیہودہ بات سے اعراض کر کے فرمایا: تم دینِ حق قبول کرو۔" اس وقت آپ دو چار اصحاب کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ مگر ربّانی رُعب سے وہ دونوں بید کی طرح کانپ رہے تھے۔ آخر انہوں نے کہا کہ ہمارے خداوند کے حکم یعنی گرفتاری کی نسبت جنابِ عالی کا کیا جواب ہے؟ کہ ہم جواب ہی لے جائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ اس کا تمہیں کل جواب ملے گا۔ صبح کو وہ حاضر ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ "وہ جسے تم خداوند خدا کہتے ہو وہ خدا نہیں ہے۔ خدا وہی ہے جس پر موت اور فنا طاری نہیں ہوتی۔ مگر تمہارا خداوند آج رات مارا گیا۔ میرے سچے خدا نے اس کے بیٹے کو مسلط کر دیا۔ سو وہ آج رات اس کے ہاتھ سے قتل ہو گیا۔ اور یہی میرا جواب ہے۔"

یہ بڑا معجزہ تھا اس کو دیکھ کر اس ملک کے ہزارہا لوگ ایمان لے آئے۔ کیونکہ اسی رات درحقیقت خسرو پرویز یعنی کسریٰ مارا گیا۔

اللہ تعالیٰ کی ہستی پر یقین کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو اس الٰہی مشن پر بھی یقینِ کامل تھا کہ آپؐ اللہ کی توحید کو دُنیا میں قائم کرنے کے لئے آئے ہیں۔ اور اسے ہر حال میں قائم کر کے رہیں گے۔ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت ضرور آپ کے شاملِ حال ہوگی۔

چنانچہ خدا تعالیٰ نے آپ کی حیات میں ہی یہ دن دکھا دیا کہ آسمانی بادشاہت اسی دُنیا میں بھی پوری آن بان شان کے ساتھ قائم ہو گئی۔ ایسا انقلابِ عظیم رونما ہؤا کہ لاکھوں دل حق اور راستی کی طرف کھنچ آئے۔ اور جزیرہ عرب جو بجز بُت پرستی کے اور کچھ نہیں جانتا تھا خدا کی توحید سے پُر ہو گیا۔

یہ خدا تعالیٰ کی نصرت پر کامل یقین ہی تھا جس نے قدم قدم پر آپ کی حوصلہ افزائی کی اور حد درجہ نامساعد حالات میں بھی آپ کو متزلزل نہیں ہونے دیا۔ مٹھی بھر کنکر اُٹھا کر دشمنوں پر پھینکے اور فرمایا۔ شاہت الوجوہ دشمنوں کے منہ بگڑ جائیں اور قدرتِ خدا کی کہ مٹھی بھر کنکروں کا پھینکنا تھا کہ آندھی چلنے لگی اور ریت اُڑ اُڑ کر کافروں کی آنکھوں اور منہ میں جانے لگی۔ اور آپ نے حضرت ابو بکرؓ سے فرمایا:-

"اے ابو بکرؓ خوش ہو جاؤ تمہارے رب کی مدد آگئی۔ دیکھو یہ جبرائیلؑ اپنے گھوڑے پر سوار آرہے ہیں۔ جس کا یہ غبار اُڑ رہا ہے۔"

غزوہ ذات الرقاع سے واپسی پر جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ایک مقام پر سب سے الگ تھلگ آرام کرنے کے لئے لیٹ گئے۔ تو ذرا دیر ہوئی آپ کی آنکھ لگی تھی کہ ایک دشمن نے موقع پا کر آپ ہی کی تلوار لے کر آپ کو بیدار کیا اور پوچھا "اب کون تمہیں میرے ہاتھ سے بچا سکتا ہے۔" آپ نہایت اطمینان اور بشاشتِ دل سے فرماتے ہیں۔ "اللہ" یہ سُننا تھا کہ تلوار دشمن کے ہاتھوں سے نیچے گر پڑی۔ آپ اس کو اُٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں "بتاؤ اب تم کو کون مجھ سے بچا سکتا ہے۔" آدمی کپکپاتے ہوئے کہتا ہے "آپ ہی مجھ پر رحم کھائیں۔" اور آپ ہنستے ہوئے اُسے معاف کر دیتے ہیں۔ یہ اسی رحم کا تقاضا تھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے آپ کے دل میں رکھا تھا۔

آپ امن اور محبت کا پیغام لے کر طائف گئے تھے آپؐ کے ساتھ صرف آپ کے منہ بولے بیٹے زید تھے۔ وہاں کے لوگوں نے آپ دونوں کو مارا پیٹا، کپڑے پھاڑ دیئے، جسم لہو لہان کر دیئے۔ آخر جب آپ شہر سے باہر تشریف لائے تو وہاں آپ پر فرشتہ نازل ہؤا اور عرض کی کہ اگر آپ چاہیں تو ان دونوں قبیتین طائف کے پاس دونوں پہاڑوں کو ان لوگوں پر اُلٹا کر رکھ دوں تو رسولِ خدا نے کہا نہیں میں یہ نہیں چاہتا بلکہ امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسلوں میں سے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو ایک اللہ کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات ـــــ ن۔ سین

ترک سگریٹ نوشی

مہاجر قومی موومنٹ کے چیف الطاف حسین نے گذشتہ روز (۱۱ جون) کو اعلان کیا کہ وہ سگریٹ نوشی کو کلی طور پر ترک کر دیں گے۔ انہوں نے تمام لوگوں سے اپیل کی۔ ان کی اپیل کے خاص طور پر مخاطب نوجوان تھے۔ کہ وہ اس زہر اور لعنت سے اپنا پیچھا چھڑا لیں کیونکہ یہ قوم کی صحت برباد کر رہی ہے انہوں نے کہا کہ وہ آل پاکستان مہاجر طلباء تنظیم کی تیرھویں سالگرہ پر اپنی ترک سگریٹ نوشی کو ایک تحفہ کے طور پر پیش کر رہے ہیں۔

مسٹر الطاف حسین نے وزیر اعظم اور ان کے مشیر برائے اطلاعات سے اپیل کی کہ وہ کم از کم اتنا تو کریں کہ ٹی۔ وی اور ریڈیو پر سگریٹ کے اشتہار کی ممانعت کر دیں۔

اس میں کیا شک ہے کہ سگریٹ نوشی ایک نقصان دہ عادت ہے یہ اور بات ہے کہ کسی کو اس کا نقصان کتنی دیر بعد پہنچتا ہے۔ لیکن بہرحال چونکہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس سے کوئی فائدہ بھی ہوتا ہے۔ اس لئے نقصان جلد پہنچے یا دیر سے پہنچے اسے ترک کر دینا ہی مناسب ہے آج سے ۶۰ سال پہلے حضرت امام جماعت الثانی (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے احمدیہ جماعت کے جملہ افراد سے کہا تھا کہ وہ سگریٹ نوشی ترک کر دیں۔ نوجوان تو بالکل ترک کر دیں۔ اور بوڑھے لوگ اگر اپنی اس عادت سے مجبور ہونے کی وجہ سے اسے ترک نہ کر سکیں تو کم از کم پبلک مقامات پر اسے استعمال نہ کریں۔ یعنی اگر انہوں نے سگریٹ یا حقہ پینا ہی ہو تو وہ اپنے گھروں کی چار دیواری کے اندر ایسا کریں۔ اس وقت سے لے کر اب تک سگریٹ نوشی کے خلاف ایک ایسی مہم چل رہی ہے کہ تقریباً ساری دنیا میں اس کے برے اثرات کا چرچا ہے۔

ذہنی امراض کا ہسپتال

گذشتہ روز (منگل ۱۱ جون) لاہور ہائی کورٹ کو بتایا گیا کہ گورنمنٹ مینٹل ہاسپیٹل کا انتظام نہایت گھٹیا طریق پر چلایا جا رہا ہے۔ یہ بات اس کمیٹی کی ایک رپورٹ میں بتائی گئی جو جسٹس ملک محمد قیوم نے ایڈووکیٹ جنرل کی سربراہی میں مقرر کی تھی۔ اور یہ کمیٹی راجہ عبدالرحمان ایڈووکیٹ کی ایک پٹیشن کے سلسلے میں مقرر کرنا پڑی تھی۔ راجہ عبدالرحمان بھی اس کمیٹی کے ایک رکن مقرر کئے گئے تھے۔ کمیٹی نے اپنی ایک درمیانی وقفہ کی رپورٹ عدالت کو پیش کی اور اس بات کا شکوہ کیا کہ مینٹل ہاسپیٹل کے صحت سے تعلق رکھنے والے امور اور اسی طرح بعض دیگر باتیں بھی ناگفتہ بہ حالت میں ہیں۔ کمیٹی نے اس بات کی بھی شکایت کی کہ مینٹل ہسپتال کی انتظامیہ اور چند ایک ڈاکٹروں نے ان کے ساتھ تعاون کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ یہ بات اس وقت پیش آئی جبکہ یہ کمیٹی عدالت کے حکم پر مینٹل ہسپتال کا معائنہ کرنے گئی۔ اس موقعہ پر انتظامیہ کے جو افراد موجود تھے۔ انہوں نے نہایت مشروط طور پر معافی مانگتے ہوئے وعدہ کیا کہ وہ ہر قسم کا تعاون پیش کریں گے انہوں نے اس بات پر اظہار افسوس کیا کہ اس سے قبل وہ خوراک اور دواؤں کے نمونے پیش کرنے سے قاصر رہے۔

عدالت نے انتظامیہ کو حکم دیا کہ کمیٹی کے ساتھ ضروری تعاون کرتے ہوئے جن جن چیزوں کے نمونوں کی انہیں ضرورت ہے ان کے علاوہ لاگ بکس اور اکاؤنٹ بکس بھی انہیں پیش کئے جائیں تاکہ وہ مکمل رپورٹ تیار کر سکیں۔ عدالت نے راجہ عبدالرحمان ایڈووکیٹ کی ان کوششوں کو سراہا جو وہ قیدیوں اور ذہنی مریضوں کے سلسلے میں کرتے رہتے ہیں۔ اب یہ بات دوبارہ ۹ رجولائی کو ہائی کورٹ میں پیش ہو گی۔

بقیہ: صـ۴ سے آگے

کسی کو شریک نہ کریں گے۔

یہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان دعوت الی اللہ جس کے ذریعے دنیا نے خدا کی بے شمار تجلیات کا نظارہ دیکھا۔ خدا کی تائید و نصرت کا بارش کے قطروں کی طرح نزول ہوا۔ کفر کے جھنڈے سرنگوں ہو گئے اور حق کا بول بالا ہوا۔ دنیا توحید کا سبق بھول گئی تھی۔ آپ نے یہ سبق پھر سے یاد دلایا، اور اتنے زور کے ساتھ اس کا صور پھونکا کہ آج بت پرستوں اور مشرکوں کے مذہب بھی توحید کا دعویٰ کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

(ماہنامہ مصباح ربوہ جنوری ۱۹۹۰ء)

یاد رفتگان ـــــ سلیم احمد مبشر

مکرم مولوی احمد علی صاحب اسلم

میرے والد مکرم مولوی احمد علی صاحب اسلم سابق معلم وقف جدید کا انتقال ۱۴ر جولائی ۸۹ء کو ہوا۔ آپ کے بارے میں چند ایک باتیں ہدیہ قارئین کرتا ہوں۔

ایک واقعہ میرے بچپن کا ہے جب میں ابھی سکول نہیں جاتا تھا۔ میں اپنے والد صاحب کے ساتھ گولبازار کی طرف جا رہا تھا۔ کہ راستہ میں ابا جان سے کوئی جاننے والے صاحب مل گئے اور بات چیت شروع ہو گئی۔ مجھے اس وقت باتیں تو پوری طرح سمجھ نہیں آتی تھیں۔ بہرحال نہ معلوم کیا ہوا کہ وہ بات چیت کچھ نامناسب رنگ اختیار کر گئی۔ اس کا احساس بعد میں ہوا۔ لیکن جلد ہی وہ صاحب اور ہم جب اپنی اپنی راہ ہو لئے تو میں نے اپنی ناسمجھی میں اس بات چیت کے حوالے سے جو تھوڑی بہت سمجھ آئی تھی اسکے مطابق اباجی سے کوئی بات کہہ دی۔ اس پر والد صاحب کو بڑا افسوس ہوا کہ ایک بے سمجھ بچہ کی موجودگی میں ایسی گفتگو ہوئی ہے۔ بہرحال والد صاحب مجھے ساتھ لے کر بجائے بازار جانے کے سیدھے بیت المبارک چلے گئے اور وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھے اور بہت ہی زیادہ گریہ زاری کی جب نماز سے فارغ ہو گئے تو میں نے پھر پہلے کی طرح کوئی بات کہہ دی۔ اس پر ابا جان ہنس دیئے اور کہنے لگے کہ پہلے تمہاری اس بات نے مجھے دو نفل پڑھوائے ہیں۔ اب تو چاہتا ہے کہ میں اور دو نفل پڑھوں۔

والد صاحب نے زندگی کا ایک بہت بڑا حصہ مالی مشکلات میں گذارا ہے۔ یہ واقعہ بھی میرے بچپن کا ہی ہے۔ ایک دن صبح سے تلاش معاش میں نکلے عصر سے ذرا پہلے گھر پہنچے تو ہماری امی جان نے کہا کہ بچے بھوکے ہیں۔ کچھ کریں تو آپ کی جیب میں صرف ایک روپیہ تھا وہ آپ نے دے دیا۔ اس پر امی کہنے لگیں کہ اس ایک روپے کو میں کیا کروں۔ اسمیں تو آٹا دال بھی نہیں آتا جب کہ گھر میں جلانے کے لئے ایندھن بھی نہیں۔ بہرحال کچھ دیر ہوتی رہی آخر کار ابا جان کہنے لگے کہ اچھا وہ روپیہ تمہارے کسی کام کا نہیں تو لاؤ مجھے دے دو۔ وہ روپیہ آپ نے لیا اور نماز پڑھنے گئے تو وہ بھی کسی چندے میں دیدیا۔ خدا تعالیٰ کی رحمت دیکھئے کہ تھوڑی ہی دیر بعد کوئی دوست آئے انہوں نے اباجی کو کافی سارا کام سونپا اور اس سلسلہ میں کچھ رقم بھی پیشگی دے دی

والد صاحب نہایت دعاگو انسان تھے۔ آپ کے قبولیت دعا کے بہت واقعات ہیں آپ باقاعدگی سے تہجد پڑھا کرتے تھے۔ میں نے ہمیشہ ہر حال میں ہر موسم میں آنکو تہجد پڑھتے دیکھا ہے۔ جب ہم چھوٹے تھے تو اکثر ہمیں نصیحتیں کرتے تھے اور اب میں سوچتا ہوں تو میں سمجھتا ہوں کہ مجھے تو آپکی نصیحتوں کا بڑا فائدہ ہوا ہے۔ کامیابی حاصل کرنے کیلئے محنت اور دعا پر بہت زور دیا کرتے تھے۔

جب میں چھوٹا تھا تو مجھے باہر جب ساتھ لے کر جاتے تو راستے میں دعائیں پڑھتے جاتے جو بار بار سننے کی وجہ سے مجھے یاد ہو جاتیں۔ ایک دن مجھے کہنے کہ میرے ساتھ ساتھ تم بھی پڑھو مگر میرا دل نہیں چاہ رہا تھا۔ اس لئے بہانہ بنا رہا تھا۔ کہ مجھے نہیں آتی آخر جب آپ نے زیادہ اصرار کیا تو میں نے ساری دعا فر فر سنا دی جو کافی لمبی بھی تھی۔ آپ بہت خوش ہوئے اور گھر جا کر بھی بہت خوشی سے ذکر کیا۔

آپ اکثر شام کو جب بچے کہانیاں سننے کے موڈ میں ہوتے ہیں ہم سے چھوٹے چھوٹے سوال کرتے جو کبھی ریاضی وغیرہ سے متعلق ہوتے کبھی دینی وغیرہ بھی مثلاً "تدبیر" اور "تقدیر" میں کیا فرق ہے۔

اپنی وفات سے دو ماہ قبل رمضان میں میرے پاس یہاں تربیلہ میں تھے۔ ایک دن گھبرا کر کہنے لگے کہ مجھے ربوہ چھوڑ آؤ۔ گو انہوں نے بتایا نہیں کہ کوئی خواب وغیرہ آئی ہے مگر مجھے لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو خبر کر دی تھی۔ وفات سے پہلی رات کو بھی کہنے لگے۔ مجھے لگتا ہے۔ یہ میری آخری رات ہے حالانکہ اس وقت کوئی خاص تکلیف بھی نہیں تھی۔

آخر میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری والدہ صاحبہ کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ اور ہم چاروں بھائیوں اور بہن کو نیک بنائے۔ خدمات سلسلہ بجا لانے کی توفیق اور والد صاحب کی دعاؤں کا وارث بنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیّد ظہور احمد شاہ

دھان کی کاشت

دھان کی فصل سے نہ صرف پاکستان کی اپنی غذائی ضرورت کا ایک اہم حصہ پورا ہوتا ہے بلکہ پاکستان اس کی برآمد سے کثیر زرمبادلہ بھی حاصل کرتا ہے اور چونکہ دنیا کی آبادی تیزی سے بڑھ رہی ہے اس لئے اس کی برآمد کے لئے وسیع مواقع بھی ساتھ ساتھ بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ اس لئے پاکستان کے تمام کاشتکار بھائیوں کو اس کی کاشت پر بھرپور توجہ دینے کی ضرورت ہے تاکہ نہ صرف ان کی اپنی آمدنی میں بڑھوتری ہو بلکہ ملکی آمدنی بھی بڑھے۔

دھان کاشت اور برآمد کرنے والے ملکوں میں امریکہ اور تھائی لینڈ کے بعد پاکستان کا تیسرا نمبر ہے۔ لیکن افسوس کا مقام ہے کہ ہماری اوسط پیداوار تقریباً ۲۵ من فی ایکڑ ہے جو کہ بہت ہی کم ہے جبکہ بہت سے دوسرے ممالک اس سے دوگنی بلکہ بعض تو تگنی پیداوار حاصل کر رہے ہیں حالانکہ ہمارے یہاں بھی اگر تمام عوامل پر صحیح طریقے سے عمل کیا جائے تو اس سے بہت زیادہ پیداوار حاصل کی جا سکتی ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ ہمارے ہاں بھی ایسے کاشتکاروں کی کمی نہیں جو کہ تمام سفارشات پر عمل کرتے ہوئے اس اوسط پیداوار سے کہیں زیادہ پیداوار حاصل کرتے ہیں۔

ذیل میں ہم دھان کی پیداوار بڑھانے کے لئے اہم سفارشات درج کرتے ہیں تاکہ احباب ان پر عمل کر کے خود بھی فائدہ اٹھائیں اور ملک کے لئے بھی اس کی معیشت میں معاون بنیں۔

۱۔ ہر فصل کے لئے یہ بات انتہائی اہم ہے کہ بیج کے معاملے میں خاص تردد کیا جائے۔ بیج کی قسم حکومت کی طرف سے منظور شدہ ہو اور ہر قسم کی آلائش سے پاک ہو۔ بیج ہمیشہ تندرست توانا اور خالص استعمال کرنا چاہیئے۔ بہتر یہ ہے کہ بیج پنجاب سیڈ کارپوریشن کے ڈپو سے حاصل کریں یا بصورت دیگر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کالا شاہ کاکو سے حاصل کریں۔ محکمہ زراعت سے معلوم کریں کہ آپ کے علاقہ میں کونسی قسم کی سفارش کی گئی ہے اور وہی قسم استعمال کریں۔

اری ۶ کی بجائے محکمہ زراعت کی نئی دریافت شدہ قسم کے الیس ۲۸۲ استعمال کرنی چاہیئے۔ یہ قسم اری ۶ سے ہفتہ دس دن پہلے پکتی ہے اور اس سے ۱۰-۱۵ فی صد زیادہ پیداوار حاصل ہوتی ہے چھڑائی میں نسبتاً کم ٹوٹتی ہے۔ دانہ خوبصورت ہونے کی وجہ سے اس کی قیمت اری ۶ سے زیادہ ملتی ہے۔ اسی طرح باسمتی کی جلد پکنے اور زیادہ پیداوار دینے والی ایک نئی قسم ۳۸۵ ہے جو باسمتی ۳۷۰ سے ۱۵ سے ۲۰ دن پہلے پکتی ہے۔ درمیانہ قد اور تنا مضبوط ہونے کی وجہ سے گرتی نہیں اس لئے کھاد ڈالنے سے بہتر پیداوار دیتی ہے۔ کیڑوں اور بیماریوں کے خلاف بہتر قوت مدافعت رکھتی ہے۔ ۳۷۰ کے مقابلہ میں دوگنی یا اس سے بھی زیادہ پیداوار دیتی ہے۔ باسمتی ۱۹۸ کی کاشت کی سفارش ساہیوال اور اس کے جنوبی اضلاع میں کی جاتی ہے۔ یہ قسم ۳۷۰ سے ۱۰-۱۵ دن دیر سے پکتی ہے۔ چونکہ ان علاقوں میں سردی ذرا دیر سے شروع ہوتی ہے اس لئے یہ قسم وہاں کاشت کرنا زیادہ منافع بخش ہے اور چونکہ اضلاع شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ اور سیالکوٹ اور ان کے ملحقہ علاقوں میں سردی جلد شروع ہو جاتی ہے اس لئے ان علاقوں میں یہ قسم ہرگز کاشت نہیں کرنی چاہیئے۔

۲۔ پنیری کی کاشت اور منتقلی مناسب وقت پر کریں۔ وقت مقررہ سے پہلے پنیری ہرگز کاشت نہ کریں۔ پنیری کی منتقلی کے وقت اس کی عمر ۳۰-۴۰ دن ہونی چاہیئے پنیری کے دو پودے فی سوراخ لگائیں۔ لیکن اگر کسی وجہ سے پنیری کی عمر ۴۰ دن سے اوپر ہو جائے تو فی سوراخ پودوں کی تعداد ۳-۴ رکھیں۔ ۵۰ دن سے زیادہ عمر کی پنیری ہرگز نہ لگائیں۔ ورنہ پیداوار پر بہت برا اثر پڑے گا۔

۳۔ اچھی پیداوار حاصل کرنے کے لئے پودوں کی تعداد کا ۷۵ سے ۸۰ ہزار تک ہونا بہت اہم ہے۔ یہ تعداد ۹ انچ کا فاصلہ دونوں طرف سے رکھنے سے حاصل کی جا سکتی ہے یا دوسرے لفظوں میں ۶۰ ہتھی فی ایکڑ سے یہ تعداد پوری ہو جاتی ہے کاشتکار کو مزدوروں یا ٹھیکیداروں سے اس موقعہ پر ہوشیار رہنے کی از حد ضرورت ہے عام طور پر یہ لوگ باہر کی طرف تو تعداد پوری رکھتے ہیں لیکن جوں جوں اندر کی طرف جاتے ہیں تو فاصلہ زیادہ کرتے جاتے ہیں۔ اس لئے اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ تمام کھیت میں فاصلہ برابر یعنی ۹ انچ ہو اور پودوں کی تعداد ۷۵ سے ۸۰ ہزار تک ہو۔ ورنہ تمام خرچہ کرنے کے باوجود اور تمام دیگر عوامل اختیار کرنے کے باوجود آپ صحیح پیداوار حاصل نہیں کر سکیں گے۔

۴۔ کھاد کی مناسب مقدار کا بروقت اور درست طریقہ سے استعمال انتہائی ضروری ہے۔ اکثر کاشتکار علم نہ ہونے کی وجہ سے کھاد پر کافی اخراجات کے باوجود اس کا صحیح فائدہ نہیں اٹھاتے۔ اس لئے اس کے متعلق محکمہ زراعت یا دیگر ذرائع سے معلومات حاصل کر کے کھاد کا استعمال صحیح وقت پر صحیح مقدار میں اور صحیح طریقہ سے کریں۔ ورنہ آپ خرچہ کرنے کے باوجود پورا فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے۔ زنک سلفیٹ جس میں ۳۵ فی صد زنک ہو، کا استعمال بھی ناگزیر ہے۔ زنک کے متعلق صحیح ہونے کا یقین کرنا بہت ضروری ہے۔ بعض پاکستانی کمپنیاں اس معاملے میں گڑبڑ کر رہی ہیں۔ اس لئے اس معاملے میں ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ سب سے پہلے زنک کے محلول میں لاب کی ہتھیوں کو بھگو کر لاب لگائیں۔ لاب کی منتقلی کے ہفتہ عشرہ بعد بحساب ۵ کلوگرام فی ایکڑ چھٹہ دیں کم طاقت والے زنک سلفیٹ یعنی ۲۰ تا ۲۲ فی صد کی صورت میں ۱۰ کلوگرام فی ایکڑ کی شرح سے استعمال کریں۔ بھرپور فصل حاصل کرنے کے جڑی بوٹیوں کی تلفی انتہائی ضروری ہے۔ اور یہ عمل لاب کی منتقلی کے بعد ۲۰ دن کے اندر اندر ضرور مکمل ہو جانا چاہیئے۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے تو اس بات کا اہتمام کریں کہ پنیری کو اکھاڑتے وقت اس کے ساتھ جڑی بوٹیاں نہ شامل ہو جائیں۔ اس کے بعد ۳۰ دن کے اندر اندر ہاتھ سے یا زہروں کے استعمال سے جڑی بوٹیوں کا مکمل صفایا از حد ضروری ہے۔ جڑی بوٹیاں تلف کرنے کے سلسلے میں زہروں کے مؤثر استعمال کے لئے صحیح زہر، مناسب مقدار، موزوں وقت پر استعمال، یکساں چھٹہ اور پانی کا بہتر انتظام از حد ضروری ہے۔

یہ زہریں جڑی بوٹیاں اگنے سے پہلے استعمال کرنے پر کارگر ہوتی ہیں اور لاب منتقل کرنے کے ۳-۵ دن کے اندر اندر استعمال کرنی چاہئیں۔ زہر ڈالتے وقت کھیت میں پانی موجود رکھیں اور یہ پانی کھیت سے باہر نہ جانے دیں۔ زہر کو ریت میں ملا کر یکساں طور پر چھٹہ دیں۔ لاب کی منتقلی کے پہلے ۳۰ دن کھیت میں پانی کھڑا رکھیں۔ اس سے جڑی بوٹیاں نہیں اگنے پاتیں پہلے ماہ پانی کھڑا رکھنے کے بعد ۵-۶ دن کھیت کو خشک رکھیں۔ اس کے بعد نائٹروجنی کھاد کی بقایا قسط ڈال کر پانی لگا دیں۔ باسمتی اقسام میں سٹہ نکلنے کے بعد سوکا ہرگز نہ لگنے دیں۔ بصورت دیگر دھان کے بھبکا کا حملہ زیادہ ہوگا۔

جڑی بوٹیوں کی تسلی بخش تلفی کے لئے زمین کی بہترین تیاری کریں۔ کدو کے طریقے سے زمین کی تیاری جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لئے نہایت موزوں ہے۔

۹ اچھی پیداوار کے لئے کھادوں کا متناسب اور بروقت استعمال بہت اہمیت رکھتا ہے۔ دھان کی فصل کے لئے کھادوں کی مقدار درج ذیل کی جاتی ہے۔

	نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش
باسمتی ۳۸۵	۵۴	۲۷	۲۷	۴۱	۲۷	۲۷
باسمتی ۱۹۸	۵۴	۴۱	۲۷	۴۱	۲۷	۲۷
کے الیس ۲۸۲	۶۹	۴۱	۲۷	۵۴	۲۷	۲۷

فاسفورس اور پوٹاش کی ساری مقدار اور آدھی نائٹروجن زمین کی آخری تیاری کے دوران ڈالیں تاکہ زمین میں اچھی طرح مل جائیں۔ اگر یہ کھادیں خصوصاً نائٹروجن کھاد زمین کے اوپر رہ جائے تو اس کے ضائع ہونے کے مواقع بہت بڑھ جاتے ہیں۔ ابتدائی کھاد کا چھٹہ دیتے وقت کھیت میں پانی کم از کم مقدار میں ہونا چاہیئے۔ بصورت دیگر نائٹروجنی کھاد کثیر مقدار میں ضائع ہو جائے گی۔ یہ عمل اس طریقے سے بخوبی کیا جا سکتا ہے کہ زمین کی آخری تیاری کے دوران پہلا ہل چلاتے وقت کھیت میں پانی کم رکھیں۔ ایک دفعہ ہل چلانے کے بعد کھاد کا ابتدائی چھٹہ دیں۔ اس کے بعد دوسرا ہل چلا دیں اس طرح کھاد زمین میں مل جائے گی۔ ہل چلانے کے بعد کھیت کو مزید پانی دے کر سہاگہ دے دیں کیونکہ پانی کے بغیر سہاگہ دینا مشکل ہوتا ہے۔

باقی ماندہ آدھی نائٹروجن کھاد ڈالنے سے پہلے چند دن کے لئے کھیت کو ہوا لگنے دیں اور پھر کھاد کا چھٹہ دینے کے فوراً بعد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پانی لگادیں۔کھاد کا یہ حصہ منتقلی کے ۳۰ سے ۴۰ دن بعد دیں۔جن زمینوں میں پانی جلد جذب ہوجاتا ہے وہاں دو کی بجائے تین قسطوں میں یہ کھاد دیں۔یعنی ⅓ زمین کی آخری تیاری کے وقت۔ ⅓ لاب کی منتقلی کے ۲۰-۲۵ دن بعد اور آخری ⅓، ۴۰-۴۵ دن کے بعد ڈالیں۔اس طرح کھاد کے ضائع ہونے کے مواقع کم ہوجائیں گے۔

کلراٹھی زمینوں کے لئے امونیم سلفیٹ اور سنگل سپرفاسفیٹ بہتر ہیں۔اسی طرح جو زمینیں میرا ہوں یا جہاں ٹیوب ویلوں سے آبپاشی کی جاتی ہو وہاں پوٹاشش ضرور ڈالیں۔

۱۰۔ پانی کا بہتر انتظام اچھی پیداوار کا ضامن ہے اور یہ ایک بنیادی عامل ہے۔لاب کی منتقلی کے وقت کھیت میں پانی کی گہرائی ایک سے ڈیڑھ انچ ہونی چاہیئے۔پانی کی اس سے زیادہ گہرائی کی صورت میں پودے ہوا چلنے سے اکھڑ جائیں گے۔لیکن بہت کم پانی کی صورت میں پودے زیادہ گرمی کی وجہ سے مرجائیں گے اس طرح دونوں صورتوں میں کھیت میں پودوں کی تعداد کم ہوجائے گی جو پیداوار میں کمی کی صورت میں اثرانداز ہوگی۔پنیری کی منتقلی کے ہفتہ دس دن بعد پانی کی گہرائی بتدریج بڑھادیں لیکن ۳ انچ سے زیادہ نہ ہونے پائے۔کیونکہ زیادہ گہرائی کی صورت میں پودے شاخیں کم بناتے ہیں۔لاب منتقل کرنے کے ۲۵-۳۰ دن تک کھیت میں متواتر پانی کھڑا رکھیں کیونکہ اس دوران کھیت کو ہوا لگنے کی صورت میں جڑی بوٹیاں بہت اُگ آتی ہیں۔منتقلی کے ۳۰ دن بعد کھیت کو ۵-۶ دن کے لئے ہوا لگنے دیں لیکن کھیت تر وتر ہی رہے۔اس کے بعد نائٹروجن کا بقیہ چھٹا دے کر کھیت کو پانی لگائیں۔فصل کے پھول نکلنے سے ہفتہ پہلے اور دو ہفتہ بعد تک کھیت میں پانی کھڑا رکھیں۔اگر پانی کھڑا نہیں ہوسکتا تو کھیت کو گیلا ضرور رکھیں۔اگر اس مرحلہ پر فصل کو سوکا لگ جائے تو دھان کا بھبکا کا حملہ زیادہ ہوگا۔علاوہ ازیں اس وقت سوکا سے تیل بہت بن جاتی ہے۔دھان کی سنڈی کے تدارک کا خاص خیال کریں۔اس کے لئے زہر ڈالتے وقت کھیت میں دو تین انچ پانی ضرور موجود ہونا چاہیئے۔اور اس پانی کو کھیت سے باہر نہیں جانے دینا چاہیئے۔فصل پکنے سے دو ہفتے قبل پانی دینا بند کردیں تاکہ فصل کی کٹائی میں آسانی رہے۔

۱۱۔ فصل کو کیڑوں مکوڑوں اور بیماریوں سے ہر وقت بچائیں۔زہروں کا انتخاب کسی ماہر زراعت کی رہنمائی میں کریں۔صرف ٹی۔وی یا دیگر اشتہارات پر انحصار کرنا نہایت خطرناک غلطی ہوتی ہے۔

۱۲۔ فصل کی برداشت بروقت کرنی چاہیئے اس میں غفلت کی وجہ سے پانچ تا دس فی صد تک نقصان ہوسکتا ہے۔فصل کی کٹائی سٹہ کے اوپر والے دانوں کے رنگ بدلنے پر کرنی چاہیئے اور نیچے والے ایک دو دانے ابھی ہرے ہوں لیکن بھر چکے ہوں۔فصل کے پکنے کے بعد زیادہ عرصہ اگر فصل برداشت نہ کی جائے تو دانے جھڑنے شروع ہوجاتے ہیں اور اس طرح نقصان ہوتا ہے۔پھنڈائی کے وقت ترپال یا بڑی چادریں بچھالینی چاہئیں تاکہ دانے مٹی میں مل کر ضائع نہ ہوں۔فصل اتنی ہی کاٹنی چاہیئے جس کی اسی دن پھنڈائی ہوسکے۔دانوں کے ڈھیر کو رات ترپال یا پرالی سے ڈھانپ دینا چاہیئے۔دانوں کو جلد ہی منڈی پہنچا دینا چاہیئے اگر کسی وجہ سے دیر ہوجائے تو دن کے وقت ڈھیر کو کھول کر ہوا لگالینی چاہیئے۔بصورت دیگر دانوں میں نمی کی وجہ سے گرمی پیدا ہوکر ان سے بو آنے لگے گی۔اور ان کا رنگ بھی متاثر ہوگا۔اس بنا پر منڈی میں دام اچھے نہیں ملیں گے کیونکہ ایسی مونجی چھڑائی میں زیادہ ٹوٹتی ہے۔

نونہالان جماعت

بچوں کا کالم

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ آپکو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کو نیکیوں سے بھرپور لمبی عمریں عطا فرمائے اور آپ کے والدین۔ اساتذہ اور دوستوں کو بہت بہت نیکیوں کی توفیق عطا کرے۔

ہم نے چند ہفتے بچوں کا کالم شائع نہیں کیا۔ ایسا ہماری ایک مجبوری کے باعث ہوا۔ لیکن آپ میں سے بھی کم ہی بچوں نے ہمیں خط لکھے۔

ہم نے گذشتہ کالم میں کہا تھا کہ آپ حضرت فضل عمر۔ اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے۔ کی تقریر کے موضوع کے متعلق دس فقرے ہمیں لکھ کر ارسال کریں۔ بات یہ ہے کہ ایسی باتوں ہی سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے ساری تقریر پڑھی ہے۔ اور سمجھ بھی لی ہے۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ پڑھ تو لیتے ہیں لیکن بعض باتیں سمجھ نہیں آتیں یا یاد نہیں رہتیں۔ امید ہے آپ ضرور ہمیں اس تقریر کے موضوع پر دس فقرے لکھ کر بھیجیں گے۔

○ گذشتہ دنوں الفضل میں حضور انور کے جو خطبات شائع ہوئے ہیں۔ ان میں بہت سی دعاؤں کا ذکر ہے۔ کیا آپ نے ان میں سے کوئی دعا یاد کی ہے۔ اگر یاد کی ہے تو کیا صرف ایک یا ایک سے زیادہ۔

○ اب آپ کو چھٹیاں ہیں۔ سکول کا کام بھی کریں۔ گھر کا کام بھی کریں۔ اور کھیلیں کودیں۔ صحت جسمانی کے لئے ورزش نہائت ضروری ہے۔

اچھا خدا حافظ

قول و فعل میں یکسانیت کی اہمیت

عزیز مجد الدین مجید کہتے ہیں:۔

ہمارے پیارے امام نے ۲۴ نومبر ۱۹۸۹ء کے خطبہ میں فرمایا:۔

"جماعت احمدیہ کے بچوں کے اوپر میں خصوصیت کے ساتھ نظر رکھتا ہوں اور میرے نزدیک جب تک بچپن سے سچ کی عادت نہ ڈالی جائے بڑے ہوکر سچ کی عادت ڈالنا بہت مشکل کام ہو جاتا ہے۔"

یہ ہمارے لئے مشعل راہ ہے اور چاہیئے کہ نہ صرف بچے سچ بولیں اور بڑے ان کو سچ کی عادت ڈالیں بلکہ بڑے یعنی والدین، اساتذہ اور ناصحین سب کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنا بھی محاسبہ کریں اور چاہیئے کہ جھوٹ کے ذرا سے عنصر کا بھی ان کے قول میں دخل نہ ہو اور ان کے قول و فعل میں مکمل یکسانیت ہو۔ ایسا نہ ہو کہ ان کی مثال اس بزرگ استاد کی طرح ہو جس کے بارہ میں سکول کی ایک فارسی کی کتاب میں محمد علی جہانزادہ نے ایک حکایت بیان کی تھی جس کا عنوان تھا "جھوٹا اللہ کا دشمن ہے"۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ ایک دفعہ کا واقعہ ہے دو لڑکوں کو کہیں کچھ روپے مل گئے۔ اس پر وہ دو تو مقدمہ اور دعویٰ رکھتے تھے دونوں میں سے ہر ایک چاہتا تھا کہ خود ان پر قبضہ کرلے۔ طے پایا کہ جو سب سے زیادہ جھوٹ بولے۔ روپیہ اسی کا ہے۔ اس اثنا میں ایک بزرگ استاد کا ادھر سے گذر ہوا وہ ان بچوں کی تکرار کی طرف متوجہ ہوا۔ اور اس کا سبب پوچھا انہوں نے معاملہ اس کے سامنے پیش کیا اور کہا ہم دونوں جھوٹ بولیں گے آپ انصاف کریں کہ کس کا جھوٹ سب سے بڑا ہے۔ استاد نے استغفار پڑھتے ہوئے کہا، پناہ بخدا! جھوٹ بہت بڑا گناہ ہے۔ اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ "جھوٹ بولنے والا اللہ کا دشمن ہے"۔ تم مجھے دیکھتے ہو، میری ساٹھ سال کی عمر ہوچکی ہے۔ میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا! ان دونوں لڑکوں نے اپنا روپیہ اسے دے دیا اور کہا۔ یہ روپیہ آپ ہی کا حق ہے کیونکہ آپ نے سب سے بڑا جھوٹ بولا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی صورت حال سے محفوظ رکھے اور ہمیں اپنے قول اور فعل میں مکمل یکسانیت قائم کرنے کی توفیق عطا کرے۔ اے خدا ایسا ہی کر۔

تحریک جدید

"جن کے کھانوں میں تنوع پایا جاتا ہے ایسے لوگ مالی یا جانی قربانی نہیں کر سکتے۔ جب تک اپنے حالات میں تبدیلی پیدا نہ کریں۔ کھانے میں سادگی پیدا کی جائے۔ ایک سے زیادہ سالن نہ استعمال کیا جائے۔ ہر احمدی جو اس جنگ میں ہمارے ساتھ شامل ہونا چاہے یہ اقرار کرے کہ وہ آج سے صرف ایک سالن استعمال کرے گا۔ روٹی سالن یا چاول اور سالن یہ دو چیزیں نہیں ہیں۔ بلکہ دونوں مل کر ایک ہوں گے۔ لیکن روٹی کے ساتھ دو سالنوں یا چاولوں کے ساتھ دو سالنوں کی اجازت نہ ہوگی۔ معمولی گھروں میں بھی عورتیں تھوڑی تھوڑی مقدار میں ایک سے زیادہ چیزیں چسکا کے طور پر تیار کرلیتی ہیں۔ اس عہد میں آنیوالے لوگوں کے لئے اس کی بھی اجازت نہ ہوگی۔"

(حضرت فضل عمر)

حبوب مفید اٹھرا
HABOOB-I-
MUFEED-I-ATTHRA
۲۰ گرام ۔/۱۵ روپے
۶۰ گرام ۔/۴۵ روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

○ لاہور سے محلہ اسلام پورہ (کرشن نگر) میں بدھ کی شب نا معلوم دہشت گردوں نے ایک ہی خاندان کے سولہ افراد کو رسیوں سے باندھ کر تیز دھار آلوں سے ہلاک کر ڈالا ۔ اس مکان میں کپڑے کے ایک تاجر شیخ ابراہیم اور ان کے دو بیٹے اپنے اہل خانہ کے ساتھ مقیم تھے۔ ہلاک ہونے والوں میں عورتیں اور بچے شامل ہیں ۔

خوشخبری لندن کا سفر

فضائی سفر کی تمام مشکلات کا حل انفرادی توجہ یا گروپ کی شکل میں تمام سہولتیں بہم پہنچائیں گے۔ دعویٰ نہیں کرتے! ہم نے پہلے بھی یہ خدمت انجام دی تھی اور آج بھی خدمت میں پیش پیش ہیں۔ تفصیلات اور بکنگ کے لئے لطیف الرحمٰن صاحب سے ۱۰ جولائی تک رابطہ کریں۔

رومی ٹریولز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۶، ۷ ہوٹل مڈ ایسٹ ڈاکٹر داؤد پوتا روڈ

کینٹ اسٹیشن کراچی ۷۵۵۳۰ ۔ فون: ۵۱۵۱۶۱ ۔ ۵۱۵۲۰۹ ۔ ۵۲۱۳۷۷ ۔ ۵۲۹۶۲۴

IATA

GOVT.
LICENCE NO. 1329

○ مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے مرکزی رہنما عابد چوہدری کو لاہور کی خصوصی عدالت کے سامنے کار سواروں نے فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا۔ ان کے دو ساتھی ٹریفک پولیس کا کنسٹیبل اور ایک نویں جماعت کا طالبعلم زخمی ہو گئے ۔

○ کراچی پولیس نے چھاپہ مار کر بلوچستان کے ایک وزیر ثناء اللہ زہری کے گھر سے لائٹ مشین گن، کلاشنکوف اور بڑی مقدار میں دوسرے اسلحہ کے علاوہ ۲ کلو ہیروئن برآمد کر لی ۔

○ آج آزاد کشمیر اسمبلی کی ۴۰ نشستوں کے لئے پولنگ ہو رہی ہے ۔ ساڑھے سولہ لاکھ سے زائد رائے دہندگان ووٹ ڈال رہے ہیں ۔

○ بھارتی فوج کی فائرنگ سے کھوئی رٹہ سیکٹر میں ایک نوجوان شہید ہو گیا ۔ اس علاقے میں مسلسل فائرنگ کی وجہ سے پندرہ سرحدی گاؤں خالی ہو گئے ہیں ۔

○ ایم کیو ایم کے دو منحرف عہدیداروں کو کراچی پولیس نے مبینہ طور پر اسلام آباد میں گرفتار کر لیا ۔

○ عوامی نیشنل پارٹی کے رہنما عبدالولی خان نے کہا ہے کہ اگر موجودہ سال کے آخر تک افغان مہاجرین کو ملک سے نکالا نہ گیا تو ایسی بد امنی پھیلے گی کہ حکومت قابو نہ پا سکے گی

غیر ملکی خبریں

○ یورپی کونسل کے اجلاس میں روس کی بالٹک ریاستوں کے متعلق بحث پر روس نے احتجاج کیا ہے ۔

○ یوگوسلاویہ میں آزادی کا اعلان کرنے والی دو جمہوریاؤں کے خلاف مرکزی حکومت نے فوجی کارروائی کا حکم دے دیا ہے ۔ یہ فیصلہ وفاقی پارلیمنٹ کے ایک ہنگامی اجلاس میں کیا گیا ہے ۔ دونوں جمہوریاؤں کے پاس فوج ہے اور مزاحمت کی توقع کی جا رہی ہے ۔

○ روس کی ریاست آرمینیا کے باشندے ۱۶ اکتوبر کو اپنے صدر کا انتخاب کریں گے ۔

○ امریکہ کے صدر بش نے کہا ہے کہ اگر جنوبی افریقہ کی حکومت تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کر دے تو اس کے خلاف پابندیاں ختم کر دی جائیں گی ۔

○ امریکہ کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایک مسلمان امام نے امریکی ایوان نمائندگان کے اجلاس کا افتتاح دعا سے کیا ۔

شیزان

پاکستان میں
تازہ پھلوں کی مصنوعات
بنانے والا
سب سے بڑا ادارہ

Shezan International Ltd., Lahore-Karachi.